

## 2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

### 2.1 عمومی جائزہ

جدول 2.1: جی ڈی پی شرح نمو				
فیصد				
	نمو			
	م 15ء	م 15ء ع	م 14ء ن	حصہ م 15ء
ہدف				
زراعت	0.6	3.3	2.9	20.9
جس میں				
فصلیں	0.1	2.4	1.0	8.3
گلہ بانی	0.5	3.8	4.1	11.8
صنعت	0.7	6.8	3.6	20.3
جس میں				
بڑے پیمانے کی اشیاء سازی	0.3	7.0	2.4	10.6
تعمیرات	0.2	7.5	7.0	2.4
خدمات	2.9	5.2	5.0	58.8
جس میں				
مالیات و بیمہ	0.2	5.8	6.2	3.1
عمومی حکومت	0.7	4.3	9.4	7.4
جی ڈی پی	5.1	4.24	4.03	100
یادداشتی جز				
شرح سرمایہ کاری	15.7	15.1	15.0	
ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری				
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات				

مالی سال 15ء کے سالانہ منصوبے میں توانائی کی بہتر فراہمی، سازگار موسمی حالات، سرمایہ کاری کے بہتر امکانات، کچھ مالیاتی یکجائی اور سیاسی استحکام کی بنا پر 5.1 فیصد جی ڈی پی نمو حاصل کرنے کا ہدف تھا۔ منصوبے میں صنعتی اور خدمات کے شعبوں پر انحصار کیا گیا تھا کہ وہ جی ڈی پی نمو کو آگے کی طرف لے جائیں گے کیونکہ شعبہ زراعت تاریخی اوسط کے زیادہ قریب تھا۔

جی ڈی پی نمو میں تیزی آئی اور وہ 4.24 فیصد تک پہنچ گئی (سات سال کی بلند ترین شرح) لیکن پھر بھی ہدف سے خاصی نیچے رہی۔ اگرچہ شعبہ خدمات میں تھوڑی بحالی دکھائی دی تاہم صنعتوں کا متوقع احیا نہ ہوسکا۔ حتیٰ کہ منصوبے میں زراعت کے حوالے سے جو معمولی بحالی تجویز کی گئی تھی وہ بھی حقیقت نہ بن سکی (جدول 2.1)۔

دوران سال کئی رکاوٹیں معاشی نمو کی راہ میں حائل رہیں: پچھلے سال سے بہتر ہونے کے باوجود سلاستی

کے حالات مشکل رہے، سرمایہ کاری کی شرح مطلوبہ رفتار سے نہ بڑھ سکی، فصلوں کے شعبے کو خریف کے دوران موسلا دھار بارشوں اور ریت میں طویل عرصے تک کم درجہ حرارت کی وجہ سے نقصان ہوا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کمزور بیرونی طلب اور توانائی کی مسلسل قلت کی بنا پر صنعت کی کارکردگی سست رہی۔

جدول 2.2: زراعت کی قدر اضافی					
حصہ اور نمونہ فیصد میں؛ کروا فیصدی درجے میں					
زراعت کا نمونہ کردار	حصہ	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م
فصل	39.6	1.5	3.2	1.0	1.3
اہم فصلیں	25.6	0.2	8.0	0.3	2.0
دیگر فصلیں	11.1	5.6	-5.4	1.1	-0.7
کپاس کی جنگ	2.9	-2.9	-1.3	7.4	0.0
گلہ بانی	56.3	3.4	2.8	4.1	1.5
جنگل بانی	2	6.6	-6.7	3.2	-0.1
ماہی گیری	2.1	0.7	1.0	5.8	0.0
مجموعی	100	2.7	2.7	2.9	
سالانہ ہدف		4.0	3.7	3.3	

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول 2.3: اہم فصلیں					
پیداوار المینٹن، کپاس کے لیے ملین گائٹھیں، نمونہ فیصد میں					
نمونہ	اہم فصلوں میں	پیداوار	م	م	م
م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م
کپاس	28.0	12.8	14.0	15.1	-2.0
چاول	12.4	6.8	7.0	6.8	22.8
گنا	12.1	67.5	62.7	65.5	5.8
گندم	39.3	25.9	25.5	26.0	7.3
مکئی	8.4	4.9	4.7	4.3	17.2

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اس صورت حال میں جی ڈی پی نمو کو تعمیرات کے شعبے سے کچھ سہارا ملا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے دوران سرکاری انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں پر زیادہ توجہ دی گئی۔ نمو کو سب سے زیادہ فائدہ شعبہ خدمات سے ہوا۔ علی الخصوص، عمومی حکومتی خدمات میں تیزی سے بحالی درج کی گئی جو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شعبہ بینکاری کی بھرپور نفع یابی کی بنا پر مالیات اور بیمہ کے شعبے میں بحالی درج کی گئی۔

## 2.2 زراعت

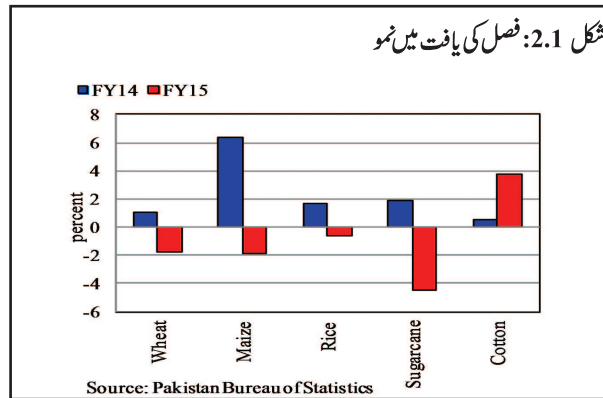
م 15ء کے دوران گلہ بانی کے ذیلی شعبے کی بہتر کارکردگی نے زراعت کو پچھلے سال کی نمو کی سطح تک پہنچنے میں مدد دی (جدول 2.2)۔ تاہم زراعت کی مجموعی نمو مسلسل تیسرے برس ہدف سے کم رہی۔

بڑی وجہ فصلوں کے شعبے کی کمزور کارکردگی تھی۔ گندم، گنا اور مکئی (جن کا بڑی فصلوں کی قدر اضافی میں 60 فیصد سے زیادہ حصہ ہے) پچھلے سال کی پیداواری سطح تک نہیں پہنچ سکے جبکہ کپاس بھی جس کے لیے بڑا ہدف مقرر کیا گیا تھا یہ ہدف حاصل نہ کر سکا (جدول 2.3)۔ چھوٹی فصلوں میں 1.1 فیصد کی معتدل نمو درج کی گئی جبکہ گزشتہ سال کے نقصانات سے بھرپور بحالی کی توقع تھی۔

فصلوں کے شعبے کی یہ ناقص کارکردگی بنیادی طور پر گزشتہ موسم میں کاشت کاروں کو ملنے والی کم قیمتوں اور ناسازگار موسم کا نتیجہ تھی۔<sup>1</sup> خاص طور

1 اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کے فصلوں کے شعبے پر اثر کی پیمائش کرنا قبل از وقت ہوگا تاہم سمجھتے ہیں کہ فصلوں کی پیداوار پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا کیونکہ ستمبر 2014ء میں جب عالمی قیمتیں گریں تو خرید کی پیشرفتیں کٹائی کے مرحلے کے قریب تھیں (گندم کا زیر کاشت علاقہ بھی۔ جو بیج کی دہر میں ہوئی جانے والی اہم ترین فصل ہے۔ پچھلے سال کی نسبت زیادہ تبدیل نہیں ہوا)۔ اس دوران کاشت کاروں کی آمدنی بھی دباؤ میں آئی ہے جب (الف) زرعی پیداوار کی ملکی منڈی میں قیمتیں بین الاقوامی رجحان کے ساتھ (اور مقامی حرکیات کی وجہ سے بھی، جیسے گنے کے معاملے میں) تبدیل ہوئیں، اور (ب) خام مال کی قیمتیں (سوائے ڈیزل کے) عالمی منڈی میں زوال کے رجحان کے باوجود بڑھیں۔

جدول 2.4: خام مال کی دستیابی				
میں 15ء		میں 14ء		
				پانی (ایم اے ایف)
69.3		65.5		خریف
28.2		26.9		ربیع
				کھاد (فیصد تبدیلی)
-4.1		6		خریف
1.2		17		ربیع
زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا مارچ)				
سال بسال نمو		تقسیم		
میں 15ء	میں 14ء	میں 15ء	میں 14ء	
27.5	10.7	326.0	255.7	مجموعی قرضے
22.9	10	288.5	234.7	پیداواری قرضے
78.9	19.4	37.5	21.0	ترقیاتی قرضے
ماخذ: سپارکو (پانی کے لیے)، این ڈی ایف سی (کھاد کے لیے)، اسٹیٹ بینک (قرضے کے لیے)				



پر 14-2013ء میں خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کی بنا پر گنے کی جامد قیمتوں نے م 15ء کے دوران کاشت کاروں کی گنا اگانے کے حوالے سے حوصلہ شکنی کی۔<sup>2</sup> اسی طرح کپاس کے معاملے میں کاشت کاروں نے بازار میں غیر پرکشش قیمتوں کی وجہ سے تیسری اور چوتھی بار کپاس چنے جانے کے عمل کا انتظار نہیں کیا۔ آخر اگائی کے وقت طویل مدت تک پست درجہ حرارت اور ژالہ باری نے بھی جزوی طور پر گندم کی فصل کو نقصان پہنچایا۔<sup>3</sup>

جہاں تک زرعی خام مال کا تعلق ہے، پانی کی دستیابی خریف اور ربیع دونوں فصلوں کے دوران پچھلے سال سے زیادہ رہی (جدول 2.4)۔ علاوہ ازیں شعبہ زراعت کو ملنے والے قرضے میں جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران 27.5 فیصد کی سال بسال نمو درج کی گئی۔ جیسا کہ توقع تھی فصلوں کے شعبے میں سب سے زیادہ پیداواری قرضے دیے گئے۔ تاہم کھاد کا استعمال کم رہا کیونکہ زرعی پیداوار کی گرتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کاشت کاروں کی آمدنی دباؤ میں آگئی۔<sup>4</sup>

زراعت میں ایک اہم مسئلہ م 15ء کے دوران تمام اہم فصلوں (ماسوائے کپاس) کی یافت میں کمی ہے (شکل 2.1)۔ یہ صورت حال مایوس کن ہے کیونکہ پاکستان میں یافت پہلے ہی کم ہے۔ معیاری بیجوں اور کھاد کا موثر استعمال فصلوں کی یافت بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے تاہم کاشت کاروں کو (زمین کی تیاری، بوائی، پانی لگانے، کھاد کے استعمال، پودوں کی حفاظت، کٹائی اور بعد از کٹائی کے شعبوں میں) بہترین زرعی طور طریقوں سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔

<sup>2</sup> م 15ء میں گنے کی فصل کے زیر کاشت علاقہ 2.7 فیصد کم ہو گیا۔

<sup>3</sup> طویل عرصے تک ابرآلود موسم کے ساتھ ژالہ باری رطوبتی ہوائیں اور کٹائی کے موقع پر بے وقت بارشوں کے نتیجے میں شمالی پنجاب اور خیبر پختونخوا کے نہری علاقوں میں گندم کی یافت میں کمی آئی۔

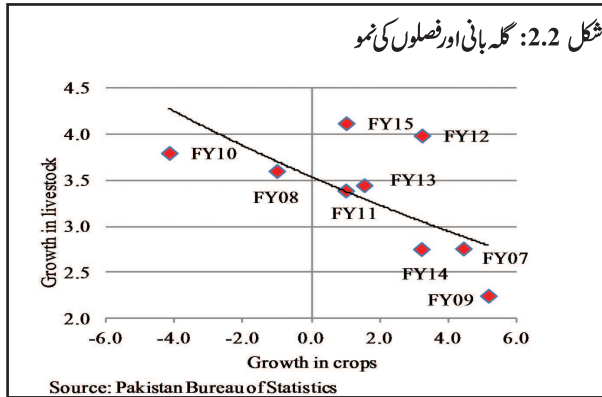
<sup>4</sup> بین الاقوامی زرخیز میں کچھ کمی کے باوجود یورپ کی ملکی قیمت مارچ 2014ء میں 1844 روپے فی 50 کلوگرام سے بڑھ کر مارچ 2015ء میں 1929 روپے ہو گئی۔

جدول 2.5: گلہ بانی کی قدر اضافی				
ارب روپے				
نمو	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء
3.3	3.3	1,510	1,461	خام پیداوار (الف)
2.9	2.9	350	340	ذبیحہ کے لیے بیچے گئے جانور
3.0	3.0	218	212	فطری نمو اور افزائش
2.9	2.9	801	778	گلہ بانی کی مصنوعات
3.4	3.2	683	660	دودھ
1.3	1.1	120	118	دیگر
7.5	7.4	141	131	پولٹری کی مصنوعات
0.8	6.0	260	258	درمیانی صرف (ب)
3.9	2.7	1,250	1,203	مجموعی قدر اضافی (الف-ب)
--	7.3	8	5	دیگر
4.1	2.8	1,258	1,209	مجموعی خام قدر اضافی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

چھوٹی فصلوں کے شعبے میں اس سال مضبوط بحالی متوقع تھی کیونکہ فصلوں میں پچھلے سال وسیع پیمانے پر نقصانات ہو چکے ہیں۔ تاہم مندرجہ نمو صرف 1.1 فیصد تھی، شاید ناسازگار موسم کی وجہ سے۔ چھوٹی فصلوں میں دالوں (چنا، ماش اور مونگ)، سبزیوں (خصوصاً آلو اور پیاز) اور پھلوں کی کارکردگی بہتر رہی جبکہ روغنی بیجوں (توریا اور سروسوں، سورج مکھی اور کنولا) کی کارکردگی کم ہو گئی کیونکہ گرتی ہوئی بین الاقوامی قیمتیں ملک کے اندر روغنی بیجوں کی فصلوں کی کم قیمتوں پر منتج ہوئیں۔

فصلوں کے شعبے کی کمزور کارکردگی کے باوجود زرعی نمو گزشتہ برس کی سطح سے بڑھ گئی جس کی بڑی وجہ گلہ بانی میں کسی قدر بحالی تھی۔ گلہ بانی کی قدر اضافی میں جانوروں کی تعداد اور ان کی مصنوعات (دودھ، گوشت اور اون وغیرہ)، پولٹری اور اس کی مصنوعات (گوشت اور انڈے) اور حیوانات پروری کے طور طریقے شامل ہیں۔ جیسا کہ جدول 2.5 میں دکھایا گیا ہے، گلہ بانی کی مجموعی پیداوار کی نمو پچھلے برس جتنی رہی ہے۔ یہ متوقع تھا کیونکہ پیداوار ماضی کے سرویز کے نتائج سے اخذ کی جاتی ہے۔ م 15ء میں تبدیلی پیدا کرنے والا عامل درمیانی صرف تھا (خصوصاً چارہ) جو صرف



0.8 فیصد بڑھا جبکہ م 14ء میں 6.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ چارے کی نمو فصلوں کے شعبے کے راست متناسب ہے یعنی فصلوں کی کم پیداوار کے نتیجے میں چارے کی پیداوار کم ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گلہ بانی کی کارکردگی بھی فصلوں کے شعبے سے منسلک ہے: فصلوں کی پست نمو عام طور پر گلہ بانی کی مضبوط نمو سے منسلک کی جاتی ہے (شکل 2.2)۔

### 2.3 صنعت

شعبہ صنعت میں نہ صرف پچھلے برس سے کم نمودرج کی گئی بلکہ سالانہ ہدف بڑے فرق سے رہ گیا۔ بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی کمزور نمونے تعمیرات کے ذیلی شعبے کی مستحکم نمو اور کاکنی و معدنیات کی بحالی کو ماند کر دیا (جدول 2.6)۔

### بڑے پیمانے کی اشیا سازی

میں 15ء کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کا 7.0 فیصد ہدف توانائی کی بہتر دستیابی اور جی ایس پی پلس کے تحت یورپی یونین کی منڈیوں تک

جدول 2.6: صنعت میں نمو						
حصہ اور نمونہ فیصد میں؛ کردار فیصدی درجے میں						
صنعت کا نمونہ میں کردار	نمو					جی ڈی پی میں حصہ
	میں 15ء	میں 14ء	میں 15ء	میں 15ء	میں 14ء	
کاکنی اور معدنیات	0.6	0.2	6.5	3.8	1.6	2.9
اشیا سازی	2.1	2.9	6.9	3.2	4.5	13.3
بڑے پیمانے پر	1.3	2.1	7.0	2.4	4.0	10.6
چھوٹے پیمانے پر	0.7	0.7	8.4	8.2	8.3	1.7
ذبیحہ	0.2	0.2	--	3.3	3.4	0.9
بجلی کی پیداوار و نیم، گیس کی تقسیم	0.2	0.5	5.5	1.9	5.6	1.7
تعمیرات	0.8	0.8	7.5	7.0	7.2	2.4
صنعت	3.6	4.5	6.8	3.6	4.5	20.3
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات						

### جدول 2.7: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی منتخب صنعتوں کی نمو (جولائی تا مارچ)

فیصد میں						
وزن	مجموعی نمو					فیصد کردار
	میں 13ء	میں 14ء	میں 15ء	میں 13ء	میں 14ء	میں 15ء
بڑے پیمانے پر اشیا سازی	3.4	4.6	2.5	100.0	100.0	100.0
ٹیکسٹائل	0.9	1.5	0.5	8.0	9.2	5.7
سوئی دھاگہ	1.3	1.8	0.5	7.0	7.1	3.5
سوئی کپڑا	0.2	0.7	0.1	0.6	1.5	0.2
غذا	7.5	8.4	-1.0	46.8	40.7	-9.6
چینی	3.0	10.9	-6.1	8.0	21.0	-23.2
خوردنی تیل	14.9	0.5	-0.3	14.8	0.4	-0.4
مشروبات	17.1	37.3	14.5	7.5	13.8	13.1
پٹرولیم مصنوعات	13.5	9.5	2.5	21.1	12.1	6.2
فولاد	13.2	3.4	35.6	10.4	2.2	41.9
سیمنٹ	6.1	0.2	2.7	18.2	0.5	11.1
گاڑیاں	-12.0	0.3	17.0	-20.6	0.4	32.9
جینیں اور کاریں	-22.9	1.3	23.1	-21.3	0.7	21.4
کھاد	-5.0	21.6	1.0	-7.7	22.7	2.2
کانغہ	17.8	9.3	-7.3	17.2	7.6	-11.5
چینی اور کھاد کال کر	4.0	3.0	3.6			
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات						

جدول 2.8: بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمونہ کا خاکہ			
شعبوں کی تعداد		صنعت میں وزن	
م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء
37	46	29.6	57.6
18	18	47.5	31.7
36	27	22.9	10.7
91	91	100.0	100.0
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

زیادہ رسائی کی بنا پر برآمدی صنعتوں (مثلاً ٹیکسٹائل) کی بلند نمو کو فرض کر کے رکھا گیا تھا۔

اب تک بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں جولائی تا مارچ م 15ء صرف 2.5 فیصد کی سال بسال نمو درج کی گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی نمو کی تقریباً نصف ہے (جدول 2.7)۔<sup>5</sup> اس سست

رفتاری کی جزوی طور پر توقع تھی کیونکہ چینی اور کھاد (م 14ء کی بہترین کارکردگی دکھانے والی دو صنعتیں) م 15ء میں اپنی نمو کی تیزی برقرار نہ رکھ سکیں تاہم دیگر صنعتوں میں بھی سست رفتاری آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ پیداوار میں کمی کا مظاہرہ کرنے والی صنعتوں کی تعداد میں جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران م 14ء کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے (جدول 2.8)۔ مستثنیات میں صارفی پائیدار اشیاء (مثلاً گاڑیاں اور الیکٹرانکس) اور تعمیرات اور منسلکہ صنعتیں شامل ہیں۔

بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی کمزور کارکردگی کی کئی تشریحات ہیں۔ مثلاً:

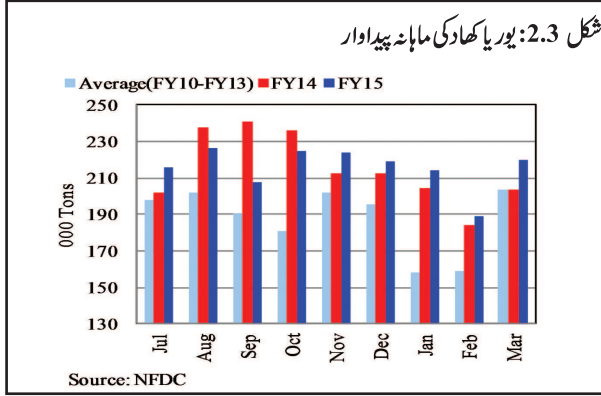
- (1) گنے کی فصل میں کمی اور کاشت کاروں اور چینی کی ملوں کے درمیان قیمتوں کے تنازع کے نتیجے میں چینی کی پیداوار خاصی گر گئی۔
- (2) چونکہ بعض صنعتوں (مثلاً پٹرولیم مصنوعات، کھاد اور خوردنی تیل) میں م 14ء کے دوران غیر معمولی نمو ہوئی اس لیے م 15ء میں سست رفتاری متوقع تھی۔
- (3) برآمدات کی سست طلب نے، خصوصاً چین اور بنگلہ دیش میں، بعض برآمدی صنعتوں (مثلاً سوتی ملبوسات) میں پیداوار کی حوصلہ شکنی کی۔
- (4) آخری، کئی صنعتوں (مثلاً ٹیکسٹائل، شیشہ، کاغذ، چمڑا) میں توانائی کے مسائل پیداوار کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے۔

تعمیرات اور منسلکہ صنعتوں (سیمنٹ، فولاد) میں مضبوط نمو درج کی گئی تاہم بعض صنعتوں (مثلاً کیمیکل، لکڑی اور شیشہ) میں، جن کا ایل ایس ایم اشاریے میں حصہ کم تھا، سست رفتاری دیکھی گئی کیونکہ منڈی کے نئے اور بڑے نوواردوں نے چھوٹے یونٹوں سے زیادہ اچھی کارکردگی دکھائی۔ چونکہ پی پی ایس ڈیٹا سیٹ میں ابھی تک نوواردوں کو شامل نہیں کیا گیا اس لیے چھوٹے یونٹوں کی بندش نے بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کے مجموعی اعداد و شمار کو کم کر دیا۔ مثال کے طور پر لکڑی کے شعبے میں صرف ایک مینوفیکچرنگ یونٹ کی بندش سے جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمو پانچویں حصے (1/5) کے مساوی کم ہو گئی۔<sup>6</sup>

<sup>5</sup> م 15ء کے لیے بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمو 2.4 فیصد (جسے جدول 2.1 میں استعمال کیا گیا ہے) تخمین کی گئی ہے جس کی پیش گوئی جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی کارکردگی کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

<sup>6</sup> ابھی تک پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار میں نئے قائم شدہ مینوفیکچرنگ یونٹ کا پیداواری ڈیٹا شامل نہیں، جو پاکستان کی سب سے بڑی چوبی پٹیل صنعت ہے۔

### شعبہ وار تفصیل



#### کھاد

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران کھاد کے شعبے میں تیزی سے کمی آئی۔ یہ سست رفتاری متوقع تھی کیونکہ پچھلے سال کی نمو غیر معمولی طور پر بلند تھی۔ ایک اینگرو پلانٹ (یعنی این ون) کی پیداوار میں گیس کی بہتر رسد کی بنا پر غیر معمولی اضافہ درج کیا گیا۔ چونکہ کھاد کے بیشتر پلانٹس میں گیس کی

رسد سال کے دوران یکساں رہی اس لیے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران اس صنعت کی پیداوار میں ایک فیصد کی برائے نام نمود درج کی گئی (شکل 2.3)۔

#### پٹرولیم

جولائی تا مارچ م س 15ء میں پٹرولیم کی پیداوار کی نمو کم ہو کر 2.5 فیصد ہو گئی جبکہ مالی سال 14ء میں 9.5 فیصد تھی۔ گزشتہ سال بلند نمو ایک نئی ریفرنسری کی بنا پر ہوئی جس نے م س 14ء میں کام شروع کیا۔ چنانچہ م س 15ء میں پیداوار میں کچھ سست رفتاری متوقع تھی۔

ریفائننگ کی صنعت کے مال خانے میں بھی کچھ نقصانات ہوئے خصوصاً م س 15ء کی دوسری سہ ماہی میں، جب عالمی منڈیوں میں خام تیل کی قیمتیں کم ہو گئیں۔ تاہم م س 15ء کی تیسری سہ ماہی میں تیل کی نسبتاً مستحکم قیمتوں نے ریفرنسریوں کو اپنے کچھ نقصانات پر قابو پانے میں مدد دی۔

#### غذا

جولائی تا مارچ م س 15ء میں مجموعی طور پر غذا کے شعبے میں ایک فیصد کی کمی درج کی گئی۔ گزشتہ پانچ برسوں کی اس کمزور ترین کارکردگی کی وجہ چینی اور خوردنی تیل و گھی کے شعبوں کی پیداوار میں کمی تھی جبکہ مشروبات میں بھرپور نمود دیکھی گئی۔ م س 14ء میں جب خوردنی تیل اور گھی بنانے والوں کو خام مال (خصوصاً پام آئل) کی قیمتوں میں تیزی سے کمی سے فائدہ ہوا تو انہوں نے مال خانے میں خوب ذخیرہ کیا۔

جولائی تا مارچ م س 15ء میں چینی کی پیداوار 6.1 فیصد کم ہو گئی جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں اس نے 10.9 فیصد بھرپور نمو حاصل کی تھی۔ گنے کی فصل میں کمی کے علاوہ کاشت کاروں اور چینی کی ملوں کے درمیان (گنے کی امدادی قیمت پر) تنازع نے بھی پیداوار میں کمی کی تاہم کردار ادا کیا۔ علی الخصوص سندھ اور پنجاب کی حکومتوں نے خام مال کی بڑھی ہوئی لاگت کے حوالے سے کاشت کاروں کو تحفظ دینے کے لیے گنے کی امدادی قیمت 170 روپے سے بڑھا کر بالترتیب 182 روپے اور 180 روپے کر دی۔ تاہم چینی کی ملیں کاشت کاروں کو گنے کی یہ

اضافی قیمت دینے سے گریزاں تھیں کیونکہ بازار میں چینی کی قیمت پہلے ہی کم تھی (جس کی بڑی وجہ ملکی مال خانے میں موجود بھاری ذخائر اور بین الاقوامی منڈی میں کم قیمتیں تھیں)۔

ابتداء میں کاشت کاروں اور چینی کی ملوں کے درمیان اس تنازع نے کچل کاری کو موخر کر دیا۔ بعد ازاں سندھ کی صوبائی حکومت نے کاشت کاروں کو 12 روپے فی کلوگرام زراعت دے کر چینی کی ملوں کا بوجھ کم کرنے کا فیصلہ کیا۔<sup>7</sup> تاہم چونکہ پنجاب میں چینی کی ملوں کو گنے کی پوری امدادی قیمت ادا کرنا پڑی اس لیے صوبے کے کئی یونٹوں کو پیداوار کی بلند لاگت سے بچنے کے لیے اپنا کام بند کرنا پڑا۔

#### ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ مہ 15ء میں ٹیکسٹائل کی پیداوار میں 0.5 فیصد کی پست نمود راج کی گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 1.5 فیصد تھی۔ اسپننگ کے شعبے کو سخت نقصان ہوا کیونکہ بیرونی طلب میں کمی اور پچھلے سال کی نسبت کپاس کی بہتر فصل نے دھاگے کی مقامی قیمتوں کو کم کر دیا۔

علاوہ ازیں، اگرچہ پاکستان کی ٹیکسٹائل پر یورپی یونین کی کساد بازاری کا براہ راست اثر کم ہے (کیونکہ پاکستان مارکیٹ میں اپنا حصہ برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے) تاہم اس سے چین اور بنگلہ دیش سے کپاس پر مبنی خام مال کی طلب کمزور ہوئی ہے (پانچواں باب)۔

جہاں تک ٹیکسٹائل کی قدری زنجیر میں دیگر فریقوں کا تعلق ہے، انہیں دھاگے کی گرتی ہوئی قیمتوں سے فائدہ ہوا ہے لیکن ایل ایس ایم اشاریہ ان کی سرگرمی کا احاطہ نہیں کرتا۔<sup>8</sup>

#### کاغذ اور گتّا

عالمی قیمتوں میں کمی نے کاغذ کی صنعت کو متاثر کیا۔ درآمد شدہ مصنوعات کی جانب سے سخت مسابقت نے مقامی فرموں کو قیمتیں کم کرنے پر مجبور کیا۔ مجموعی بنیاد پر جولائی تا مارچ مہ 15ء میں کاغذ کی پیداوار 7.3 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس یہ شرح 9.3 فیصد تھی۔

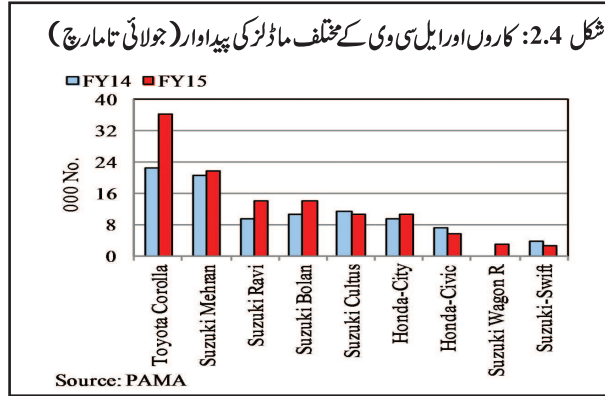
#### تعمیرات سے منسلک صنعتیں

جولائی تا مارچ مہ 15ء کے دوران سیمنٹ، فولاد اور رنگ و روغن میں بھرپور نمود دیکھی گئی (جدول 2.8)۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا ہے، تعمیرات سے منسلک ان شعبوں کی زیادہ تر طلب بڑے رہائشی اور انفراسٹرکچر منصوبوں کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

<sup>7</sup> ساتھ ہی وفاقی حکومت نے چینی کی ملوں کو فاضل ذخائر کی برآمد پر 8 روپے فی کلوگرام ری بیٹ دی۔ تاہم برآمدی حجم کم ہی رہا کیونکہ بین الاقوامی منڈی میں چینی کی قیمتیں پہلے ہی دباؤ میں تھیں۔

<sup>8</sup> ایل ایس ایم اشاریہ میں صرف سوئی دھاگے اور کپڑے کے زمرے شامل ہیں، بلند قدر اضافی کی حامل ایشیا ایل ایس ایم اشاریہ کا حصہ نہیں۔ تاہم ان کی برآمدی کارکردگی کی بنیاد پر کچھ جانچ کی جاسکتی ہے۔ تجارتی اعداد و شمار کے مطابق قدر اضافی کی حامل ایشیا (مثلاً بننے ہوئے کپڑے اور گاڑمنش) کی برآمدات میں پچھلے سال کے دوران جی ایس پی حیثیت کی بنا پر بلند نمود دیکھی گئی (تفصیل کے لیے دیکھئے تجارت کے بارے میں پانچویں باب کا سیکشن)۔





#### گازیوں کی صنعت

بسوں اور موٹر سائیکلوں کے سوا گاڑیوں کے تمام دیگر اجزاء (بشمول ٹریکٹر، کاریں اور جلیپیں، ٹرک اور ہلکی کمرشل گاڑیاں) میں مضبوط نمو دیکھی گئی (شکل 2.4)۔ کاروں اور جلیپوں اور ہلکی کمرشل گاڑیوں کے زمروں میں طلب کی بڑی وجہ مقامی طور پر تیار کی جانے والی سیڈان کا نیا ماڈل اور حکومت پنجاب کی اپنا روکار اسکیم تھی۔

جدول 2.9: خدمات کی قدر اضافی					
حصہ اور فیصد میں: کردار فیصدی درجے میں					
خدمات کا نمونہ کردار		ممو		جدول 2.9: خدمات کی قدر اضافی	
				جی ڈی پی میں حصہ	
میں	میں 14ء	میں 15ء	میں	میں 14ء	میں 15ء
1.1	1.3	3.4	4.0	31.0	تھوک اور خوردہ تجارت
1.0	1.0	4.2	4.6	22.7	نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات
0.3	0.2	6.2	4.2	5.3	مالیات اور بیمہ
0.5	0.5	4.0	4.0	11.5	مکاناتی خدمات
1.1	0.4	9.4	2.9	12.7	عمومی حکومتی خدمات
1.0	1.0	5.9	6.3	16.8	دیگر نجی خدمات
5.0	4.4	5.0	4.4	100	مجموعی
ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری					
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات					

#### 2.4 خدمات

مالی سال 15ء میں شعبہ خدمات نے جی ڈی پی نمو میں دو تہائی حصہ ڈالا۔ خدمات کی مجموعی نمو 14ء میں 4.4 فیصد سے بڑھ کر 15ء میں 5.0 فیصد تک پہنچ گئی جس نے اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی سست کارکردگی کی ضرورت سے بڑھ کر تلافی کردی (جدول 2.1)۔ نمو کی تحریک عمومی حکومتی خدمات اور مالیات و بیمہ کے شعبے سے آئی (جدول 2.9)۔

عمومی حکومتی خدمات کی مضبوط نمو متوقع تھی جس کی وجہ یہ تھیں: (الف) سرکاری انفراسٹرکچر کے ترقیاتی منصوبوں پر حکومت کا بلند خرچ، اور

(ب) سرکاری شعبے کے ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ۔ علاوہ ازیں، بینکاری شعبے کی مستحکم نفع آوری (جس کا محرک خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں بھاری سرمایہ کاریاں تھیں) کی عکاسی مالیات اور بیمہ کے شعبے میں بلند قدر اضافی میں ہوئی۔

تھوک اور خوردہ تجارت (جو شعبہ خدمات کا تقریباً ایک تہائی) کی قدر اضافی قابل تجارت فاضل اور تاجروں کے مارجن کے متعین تناسب کا اطلاق ملک کے اجناس پیدا کرنے والے شعبوں اور درآمدات پر کر کے نکالی جاتی ہے۔ مالی سال 15ء کے دوران بڑے پیمانے پر اشیا سازی اور فصلوں کے شعبوں کی کم نمو تھوک اور خوردہ تجارت کے شعبے کی کمزور تر کارکردگی پر منتج ہوئی۔

جدول 2.10: نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات			
فیصد			
مسمو	مسم	15ء میں حصہ	
مسم 15ء	مسم 14ء		
121.4	233.6	0.5	ریلوے
-4.0	10.1	3.5	آبی ٹرانسپورٹ
27.3	12.7	6.0	فضائی ٹرانسپورٹ
-7.9	-6.1	0.2	پائپ لائن ٹرانسپورٹ
0.0	4.4	15.3	مواصلات
3.8	3.7	72.1	روڈ ٹرانسپورٹ
3.2	3.9	2.5	ذخیرہ کاری
4.2	4.6	100.0	
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

مالی سال 15ء میں پچھلے سال کے مقابلے میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ذیلی شعبے میں نسبتاً کم نمو درج کی گئی۔ جیسا کہ جدول 2.10 سے ظاہر ہے اس کی بڑی وجہ شعبہ مواصلات کی سست رفتاری تھی۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ میں واضح کیا گیا، تھری رفرور جی اسپیکٹرم کے اجرا کے باوجود اس جز کو مسم 15ء کے دوران کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ مثال کے طور پر ملک میں سمرز کی باؤمیٹرک تصدیق کی مہم کی وجہ سے مالی دباؤ کا معاملہ۔

پاکستان ریلویز اور پی آئی اے کی عملی کارکردگی اور مالی اظہارِ یہ سال کے دوران بہتر ہو گئے۔ ریلوے کی کارکردگی مال بردار ٹرینوں اور انجنوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے بہتر ہوئی۔<sup>9</sup> مزید یہ کہ مسافر ٹرینوں کی آمدورفت میں تاخیر کافی کم ہو گئی ہے۔ پی آئی اے کے نقصانات کم ہونے کی بڑی وجہ جیٹ فیول کی گرتی ہوئی قیمتوں اور لیز پرائیمنڈن کا بہتر استعمال کرنے والے طیاروں کی تعداد میں اضافہ تھا۔

<sup>9</sup> مال بردار ٹرینوں کے انجنوں کی تعداد بڑھا کر روزانہ بنیادوں پر 50 کر دی گئی ہے جس سے پاکستان ریلوے کو کراچی بندرگاہ سے روزانہ چھ سے زائد مال بردار گاڑیاں چلانے کا موقع ملا ہے۔